www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

بسلسلہ

مطالباتِ دین

تعمیرِ سیرت

کے

مطلوبہ اوصاف

از

فاروق اصغر صارم

جامع مسجد محمدی ونیکے روڈ حافظ آباد

ناشر

شیخ عطاء اللہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

بسلسلہ

مطالبات دین

تعمیر سیرت

کے

www.kitabosunnat.com

مطلوبہ اوصاف

از

فاروق اصغر صارم

جامع مسجد محمدی ونیکے روڈ حافظ آباد

ناشر

شیخ عطاء اللہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفت تقسیم کرنے کے لئے اس کتابچہ کی طباعت و اشاعت کی ہر شخص کو کھلی اجازت ہے۔

★

نام کتاب ———— تعمیر سیرت کے مطلوبہ اوصاف
مؤلف ———— فاروق اصغر صارم
ناشر ———— شیخ عطاء اللہ
کتابت ———— محمد مصدق انصاری
مطبع ———— فیاض پریس لاہور

ملنے کا پتہ

فاروق اصغر صارم خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث وینکے روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

شیخ عطاء اللہ نقیب بالائی منزل افضل مارکیٹ حافظ آباد۔

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹ ــ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِماً وَّ قَدِیْراً وَّ سَمِیْعاً وَّ بَصِیْراً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَ حَامِداً وَّ مَحْمُوْداً وَ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً ـــ اَمَّا بَعْدُ

اسلام ہی ایک ایسا معاشرہ پیش کرتا ہے جس میں اُمراء و غرباء مساوات کے رنگ میں رنگے ہوئے خوشحال دکھائی دیتے ہیں ۔ اور انہیں دھینگا مُشتی ، سرپھٹول کی کیفیت کی بجائے اتفاق و اتحاد اور امن و سکون کی زندگی میسر ہوتی ہے ۔ اگر شہادت کی ضرورت ہو تو عہدِ نبوی اور خلافتِ راشدہ کا زمانہ دیکھ لیجیے ۔ جس کا اعتراف اپنے تو کیا بیگانے بھی کرتے ہیں ۔

اگر عصرِ حاضر میں بھی باطل نظریات اور شخصی قوانین کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال کر اسلامی انقلاب آجائے اور خدائی قوانین کا نفاذ و عمل ہو جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے ۔ کہ انسان تو کیا کسی دریا کے کنارے بھوکا کتا بھی مرجائے تو سب دربارِ ایزدی میں جواب دہی کی فکر میں ہوں گے ۔ انسان و حیوانات کا ہر خطرہ سے مامون و محفوظ ہو جانا اسلامی معاشرہ کا ایک ثمرہ ہے ۔

لیکن ایسے معاشرہ کے لئے جہاں انفرادی کوشش کی ضرورت ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وہاں ایک ایسی مضبوط تنظیم کی شکل میں اجتماعی کوشش بھی درکار ہے جس کی کڑیاں شدید سے شدید تر ضرب سے بھی ڈھیلی نہ ہوں نیز کارکنان ایسی سیرت سے متصف ہوں کہ ہر پہلو ہر لحاظ کی کمزوری سے پاک ہو کیونکہ کوئی تحریک اور تبدیلی اُس وقت تک عمل میں نہیں آسکتی جب تک اس کو کرنے والے اس کے مطابق مخصوص اوصاف پیدا نہ کرلیں بالخصوص اسلامی معاشرہ کے قیام کا عظیم مقصد اس بات کا شدت سے مطالبہ کرتا ہے ـــــــ وہ اوصاف کیا ہیں ؟ تو اس رسالہ میں کتاب اللہ اور احادیث رسول ؐ کی روشنی میں بالاختصار ان اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جو انفرادی طور پر اور من حیث الجماعت پائے جانے چاہئیں ۔ جو لوگ اس مقصد کے لئے تیار ہوں اور ان بگڑے ہوئے حالات کی تطہیر کرنے کے لئے عملی میدان میں آچکے ہوں ان میں بیان کردہ اوصاف کا پایا جانا ناگزیر ہے ۔

اس رسالہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ زیادہ تر قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے اگر مجھ سے کوئی فروگذاشت ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے ۔

آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنھوں نے میری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی اور اس رسالہ پر نظر ثانی بھی فرمائی ۔ نیز اس رسالہ کے ناشر جناب شیخ عطاء اللہ صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے ہر قسم کے تعاون سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ نیکی قبول فرمائے اور ہم سب کو اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ! رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

جامع مسجد و نیکے روڈ
حافظ آباد

بندہ آثم
فاروق اصغر صارم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفرادی اوصاف

جیسا کہ مقدمہ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کوئی تحریک اور تبدیلی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کو کرنے والے اس کے مطابق انفرادی اور اجتماعی طور پر چند مخصوص اوصاف پیدا نہ کرلیں۔ جہاں تک انفرادی اوصاف کا تعلق ہے ان میں اوّل الذکر علم و عمل ہے اس لئے کہ کوئی کام اسوقت تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک اس کا پورا علم نہ ہو۔ اسلامی معاشرت تو بالخصوص متقاضی ہے کہ اسلام کا صحیح فہم ہو اگر کتاب اللہ اور حدیث رسولؐ پر پوری اور گہری نظر نہیں تو کم از کم دینِ اسلام کے بنیادی مسائل ہی سے اس حد تک واقف ہو کہ حق و باطل میں امتیاز کر سکے، حلال و حرام میں تمیز کر سکے اور کھرے کھوٹے کو الگ الگ کر دے۔ لیکن علم بغیر عمل کے وبال ہے نہ دنیا میں اس کا کوئی فائدہ ہے نہ آخرت میں ہی سرخروئی کا سبب ہو گا۔ اسی لئے میں نے دونوں کو یکجا کر دیا ہے۔

پھر علم دین بہت بڑی نعمتِ خداوندی ہے جسے مل جائے اُسے اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق قائم کرنا چاہیے تاکہ اسی کے بتائے ہوئے اصولوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق علم کو استعمال و تقسیم کیا جائے۔

تعلق باللہ کے ذرائع میں سے فکرِ آخرت ایک اہم ذریعہ ہے لہٰذا اس فکر کو پیدا کرنے کے لئے بھی چند نسخے بیان کئے گئے ہیں۔ آخر میں تعمیرِ سیرت کے سلسلے میں چند خوبیاں بیان کی گئی ہیں جو میدانِ اخلاق میں ازحد ضروری ہیں۔

اجتماعی اوصاف میں سلام، اخوت اور تبلیغ کا ذکر دوسرے حصے میں ہوگا۔

اب ہم ان حقائق سے اجمالی پردوں کو آہستہ آہستہ اٹھاتے ہیں تاکہ تفصیلی تصویر سامنے آجائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم و عمل

علم کا مفہوم اور اہمیت: علم کے لغوی معنی کسی چیز کو جانتے اور پہچاننے کے ہیں۔ علم کی عموماً دو قسمیں ہیں۔ ایک علم دین جس کے ذریعے سے ہم دنیا و عقبیٰ میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں علم کی دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق محض ہماری دنیوی زندگی کے ساتھ ہوتا ہے پس حقیقی علم یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی شریعت کا صحیح علم ہو جائے اور طالبعلم میں جائز و ناجائز اور حلال و حرام میں فرق کرنے کا شعور پیدا ہو جائے۔

اللہ ذوالجلال نے انبیاء کے واسطہ سے یہ علم ہم تک پہنچایا۔ جس کا حصول ہر مسلمان کے لئے ناگزیر ہے۔

دینِ الٰہی ہماری دنیوی و اخروی کامیابی کا واضح راستہ ہے۔ اور انسانیت کے سامنے ایسا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو حاوی ہے۔ یہ اتم و اکمل رستہ اور ضابطہ قرآن کی شکل میں ہے۔ جس کے اجمالی پردوں کو حدیث نبوی ؐ نے اٹھایا۔

اس ضابطہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہر مسلمان کا اصلی مقصد ہے لیکن کوئی شخص اس وقت تک اس ضابطہ میں رنگا نہیں جا سکتا جب تک کہ اسے ہر اصول کا صحیح علم نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصول علم دین کی طرف رغبت دلاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

نیز قرآن مجید بھی علم کی اہمیت کو اس طرح واضح کرتا ہے ۔

قُلْ لَایَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ (الزمر)	اے نبی کہہ دو کہ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے (درجات میں) برابر نہیں ۔

اہلِ علم کی فضیلت: علم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے ۔ جسے مِل جائے اُسے دوسروں پر فضیلت حاصل ہے جیسے ایک جگہ ارشاد ہے ۔

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ (مجادلۃ)	اور وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے لئے درجات ہیں ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

۱۔ وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ "اور علم میرا ہتھیار ہے" ۔ (مدارج السالکین)

۲۔ طالب علم جب چلتا ہے تو زمین کو نہیں بلکہ فرشتوں کے پَروں کو رَوند رہا ہوتا ہے ۔

۳۔ طالب علم ، علم کی راہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے ۔

۴۔ طالب علم کے لئے پانی کی مچھلیاں دُعائے بخشش مانگتی ہیں ۔

۵۔ طالب علم کو عابدوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے چاند کو ستاروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پر ہے۔
بشرطیکہ وہ اخلاص کی دولت لے کر :۔
۱ ۔ معرفت الٰہی کے لئے علم حاصل کرے ۔
۲ ۔ کتاب اللہ کے گرانمایہ اصولوں کی اشاعت مقصود ہو ۔
۳ ۔ علم نبوت کو اس لئے حاصل کرے کہ نبی و غیر نبی میں فرق کر سکے ۔
۴ ۔ علم احکام کو سیکھے تو عمل کرنے اور کروانے کے لئے ۔
۵ ۔ علم الشرائع کو پڑھے لیکن عوام کی صحیح رہنمائی کے لئے ۔

واضح رہے کہ علم دین کو تفصیلاً حاصل کرنا فرض کفایہ ہے یعنی شہر و بستی میں چند علماء حق پیدا ہو جائیں تو فریضہ کی ادائیگی سب کی طرف سے ہو گئی۔ لیکن ہر مسلمان کے لئے اس قدر علم ناگزیر ہے جس سے حق و باطل میں فرق کر سکے ۔ اور کہیں کفر و حق کی ملاوٹ دیکھے تو پانی کا پانی اور دودھ کا دودھ کر دے ۔

علم و عمل

علم اور عمل کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے حقیقی حسن و جمال سے عاری ہے بلکہ گمراہی ہے ۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

" دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے ایک جاہل دین دار نے اور دوسرے بے عمل عالم نے "

اس لئے یہ ناگزیر ہے کہ علم برائے عمل ہو ۔ حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ عِلْمٌ نَافِعٌ وَعِلْمٌ عَلَى	علم دو طرح کا ہے ایک علم تو وہ ہے جو زبان سے گزر کر دل میں جگہ پکڑ لیتا ہے یہی علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللِّسَانِ فَذَالِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ ۔ | قیامت کے دن کام آئے گا۔ اور ایک علم وہ ہے جو صرف زبان پر رہتا ہے دل تک نہیں پہنچتا۔ وہ قیامت کے دن دربار خدا میں اس کے خلاف دلیل بنے گا۔ (دارمی)

یعنی ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ یہ کہہ کر سزا دے گا کہ تو سب کچھ جانتا تھا۔ پھر عمل کا توشہ اپنے ساتھ کیوں نہیں لایا۔ جو یہاں تیرے کام آتا ؟

دعوتِ بلا عمل دینے والوں کو جو سزا دی جائے گی اس کا مشاہدہ حضورؐ نے معراج کی رات خود آنکھوں سے کیا کہ " ان کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ نعوذ باللہ من ذالك۔

حصولِ علم کا طریقہ

۱۔ عربی زبان کو سیکھا جائے اور براہ راست استفادہ کیا جائے۔

۲۔ حلقہ ہائے درس اور تقاریر سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۳۔ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے۔ وغیرہ

استاد کے فرائض

۱۔ ذمہ داری کا احساس ہو۔

۲۔ قول و فعل میں ایک ہی رنگ ہو۔

۳۔ عزتِ نفس کا خیال ہو

۴۔ یاوہ گوئی سے پرہیز کرے

۵۔ کتاب پر مکمل تحقیق ہو۔

۶۔ پابندی وقت کرے۔

۷۔ حق کا مجسمہ ہو۔

۸۔ طلبا سے مساوی سلوک رکھے۔

۹۔ حسنِ اخلاق کا نمونہ ہو

۱۰۔ طلبا کی تربیت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق باللہ

دائرہ اسلام میں داخلہ کے لئے تعلق باللہ سب سے مقدم ہے اس لئے کہ یہ خاکی پتلا اللہ کی زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ اور اسے لفظِ عبد سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ لہٰذا درجۂ خلافت پر فائز ہونے کے لئے حاکمِ اعلیٰ سے تعلق ناگزیر ہے۔ اور عبد ہونے کی حیثیت سے معبود سے تعلق لازمی ہے۔

تعلق باللہ کے قیام کا طریقہ یہ ہے کہ انسان سچے دل سے اللہ وحدہٗ لاشریک کو اپنا اور ساری کائنات کا مالک و معبود اور حاکم تسلیم کرے۔ نیز اس کی ذات و صفات، حقوق اور اختیارات میں کسی کو بھی ہمسر نہ سمجھے۔ حتیٰ کہ اقرار و تصدیق کے سنگ ہائے میل کو طے کر کے عملی میدان میں آ کر اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو فرمانِ الٰہی کے تابع کر دے۔ اور ببانگ دہل اعلان کرے۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ | "بے شک یہی نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو کہ سب جہانوں کا رب ہے"۔

اور یکسو ہو کر اس کی پوجا و پرستش، اطاعت و فرمانبرداری اور غلامی اختیار کرے چنانچہ ارشادِ باریؒ ہے

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ | اور وہ نہیں حکم دیئے گئے مگر یہ کہ وہ عبادت کریں اللہ کی خالص اسی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کرتے ہوئے اور یکسو ہو کر۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلق باللہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

جس نے کسی سے اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کی خاطر دشمنی رکھی اور اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے دیا اور اس کی رضا کے لئے نہ دیا تو اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

پس تعلق باللہ کی یہ کیفیت ہو جائے کہ اِلْتَمَسَ رِضَی اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ یعنی سب لوگوں کو رضائے الٰہی کے لئے ناراض کرنا بھی پڑ جائے تو جھجک محسوس نہ کرے نیز اسے یہ احساس ہو کہ

۱۔ اللہ ذوالجلال سے میری عابد و معبود کی نسبت ہے۔ اس لئے مجھے اس کے سامنے جھکنا اور مانگنا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی زمین پر میں اللہ کا خلیفہ ہوں۔ لہٰذا اسی کے فرامین پر چلنا اور دوسروں کو چلانا ہے۔

۳۔ میں نے ایمان لانے کے بعد اپنی جان و مال کے عوض جنّت کا سودا کر لیا ہے اور یہ کہ میں ہر حرکت کا ذمہ دار ہوں اور ایک دن اس کے سامنے جواب دہ ہوں گا۔

تعلق باللہ کا استحکام کیسے ؟

تعلق باللہ کا مفہوم و اہمیّت بالاختصار بیان کر دی گئی۔ اب رہا یہ سوال کہ اس تعلق کو مضبوط بنانے کے لئے کیا کیا جائے۔ تو اس میں اوّل فکر و فہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوم عملی زندگی ہے۔

فکر و فہم اللہ تعالیٰ نے جو اصول شریعت عطا فرمائے ہیں ان میں تدبر کرنا اور اس میں بنیادی واقفیت حاصل کرنا تعلق باللہ کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔ مثلاً

تلاوت قرآن مجید کرتے وقت ترتیل کا لحاظ ہو۔ الفاظ میں تذکر و تدبر ہو الفاظ میں پنہاں جواہر کو اچھالا جائے۔ بیان کردہ تصورات میں گم ہو کر اس نقشہ کو سامنے لائے اور اسے اپنی زندگی پر نافذ کرنے کا عزم کرے۔

کائنات پر تفکر اور نگاہ عبرت ڈالنے سے اللہ ذوالجلال کے بے شمار نظارے نظر آتے ہیں جنہیں دیکھ کر حمد الٰہی سے زبان سرشار ہو جاتی ہے۔ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ ۔ یعنی زمین میں اہل یقین کے لئے نشانیاں ہیں۔

اسلام کی دعوت کی بنیاد تعقل اور تفکر پر ہے۔ اور وہ خصوصیت کے ساتھ کائنات کے مطالعہ اور تفکر کی دعوت دیتا ہے۔ کیونکہ تفکر فی الدنیا سے تخلیق بالحق کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ عرفان رب کی راہیں کھلتی ہیں اور مضطرب و حیران انسان جہل و ضلالت کے عمیق گڑھوں سے نکل کر اس راہ حقائق پر چل پڑتا ہے جو اسے قرب خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔

اپنے جسم پر غور کیا جائے تو ذی شعور انسان کو سامان عبرت مل سکتا ہے در حقیقت تعلق باللہ کے استحکام کے لوازمات میں سے یہ لازمہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے چنانچہ ایک مقام پر ارشاد فرمایا وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ؕ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی تمہارے ڈھانچے میں سامان عبرت ہے تم دیکھتے نہیں ہو۔

نیز اس لازمہ کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جب انسان اپنی ذات کے حقائق سے ناآشنا ہو تو وہ خارجی حقائق سے ذہن و قلب کو منور و مزین نہیں کر سکتا۔

تخلیقِ انسان کی مدت، لمحات و درجات یعنی پانی سے خون، پھر گوشت کے بعد علقہ پھر مضغہ ازیں بعد ہڈیوں کی ترکیب، نقش و نگار کی فٹنگ، نگرانی و حفاظت، مسئلہ غذا، بچپن، لڑکپن، جوانی، کہالت، تمام صلاحیتیں، طاقتیں یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں جن پر تدبر کرنے سے انسان صراطِ مستقیم پر چل پڑتا ہے۔

فکرِ آخرت بھی ایک اہم ذریعہ ہے کہ انسان کا پختہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر بات اور ہر حرکت سے واقف ہے اور اس کے سامنے مجھے ایک دن ہر سوال کا جواب دینا ہو گا۔ کامیابی ہوئی تو جنت کے دروازے میرے لئے کھلے ہوں گے ورنہ جنت کی بو نہیں آئے گی۔

عملی میدان

نماز: ارشادِ ربِ ذوالجلال ہے کہ

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ نماز سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے پس جتنا انسان گناہوں سے دور ہوتا اتنا ہی بھلائیوں اور نیکیوں سے قریب ہوتا ہے۔ پس نیکی و بھلائی کی قربت، قربت خدا ہے۔ دو حرفی بات یہ ہو گی کہ "نماز سے نیکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملتی ہے اور نیکی سے خدا ملتا ہے"

لیکن یاد رہے خدا تعالیٰ نے جب بھی نماز کا حکم دیا تو اقامت صلوٰۃ کے الفاظ سے حکم فرمایا۔ پس لفظ اقامت کے مندرجہ ذیل تقاضے ہیں۔

۱۔ نماز میں اخلاص ہو۔ ۲۔ نماز خشوع و خضوع سے ادا کی جائے

۳۔ کمی و بیشی کے بغیر ہو۔ ۴۔ نماز پابندی اوقات سے ادا ہو۔

۵۔ نماز ہمیشگی سے ادا ہو۔ ۶۔ باجماعت نماز پڑھی جائے۔

ذکر الٰہی: ذکر اللہ کی اہمیت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ○	اے ایمان والو! میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کروں گا اور تم میرا شکر کرو، ناشکری نہ کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ	اللہ کا ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ انسان کی طرح ہے۔

واضح رہے ذکر چند حرکات کا نام نہیں ہے بلکہ پوری زندگی کو خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف کر دینا ہے۔ تبھی تو آپ نے نشست و برخاست، گردش و قیام۔ گھر سے نکلنا۔ گھر میں داخل ہونا۔ بازار میں جانا آنا۔ کھانا۔ پینا الغرض ہر حالت میں ذکر کی تاکید فرمائی اور طریقہ و الفاظ بتائے۔ جنہیں یاد کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ہاں خصوصی ذکر میں مندرجہ ذیل اوصاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملحوظ رہنے چاہئیں۔

اخلاص ـــــ پاکیزگی ـــــ الفاظ کا شعور ـــ یکسوئی ـــ دوام یعنی ہمیشگی

ظاہری و باطنی آداب ـــــ اپنی ذات سے موازنہ اور پھر محاسبہ ـــــ۔

روزہ : روزہ سے انسان کی طاقتوں وصلاحیتوں کا امتحان مقصود ہوتا ہے اس امتحان کی کامرانی قربت خدا کا سبب بنتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے روزے کا فلسفہ بیان فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ یعنی شاید کہ تم متقی بن جاؤ۔

واضح رہے کہ "شاید" کا مفہوم اس لئے رکھا کہ اگر روزہ سنت کے مطابق ہو گا۔ تو مقصود حاصل ورنہ خواہ مخواہ تکالیف جھیلنا ہوں گی۔

روزہ انسان کی تینوں قوتوں (یعنی طالب غذا، طالب آرام اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کا مطالبہ کرنے کی قوت) کو اعتدال پر رکھتا ہے اور اسے شیطانی چنگل سے آزاد کر کے رحمانی ہاتھ میں دیتا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ : انفاق مال میں جگہ کا انتخاب باطن کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر ناجائز جگہ صرف کیا جائے تو آدمی کی خباثت نکھر جاتی ہے اگر جائز جگہ پر خرچ کیا جائے تو سمجھ لیا جائے گا کہ اس نے اسے خدائی امانت سمجھ کر خدا کے حوالے کر دیا پس یہ اس کی نیک نیتی کی دلیل ہے۔ قرآن وحدیث میں بار بار اس کی تاکید آئی ہے حتیٰ کہ اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام اس صورت میں کیا کہ زکوٰۃ وفطرانہ کو ضروری قرار دیا صدقہ کی تلقین فرمائی امیروں کو غرباء کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ الغرض تعلق باللہ کے ذرائع میں سے یہ بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فکرِ آخرت

یوم آخرت ایک جامع لفظ ہے جس کا اطلاق بہت سے عقائد کے مجموعے پر ہوتا ہے اس میں حسب ذیل عقائد بھی شامل ہیں۔

۱ ـــ انسان اپنے افعال کا ذمہ دار ہے اور ربِ ذوالجلال کے سامنے ہر حرکت اور سانس کا جواب دہ ہوگا۔

۲ ـــ موجودہ دنیا کا نظام ابدی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے ایک وقت ختم کر دے گا۔

۳ ـــ اس جہان کے وہ دوسرا جہان بنائے گا اور تمام نوع انسانی کو دوبارہ اٹھائے گا اور حساب لینے کے بعد جزا و سزا دے گا۔

۴ ـــ اس فیصلے کی رُو سے نیک جنت میں اور بَد دوزخ میں ڈالے جائینگے۔

۵ ـــ کامیابی و کامرانی کا اصلی معیار موجودہ زندگی کی خوشحالی و بدحالی نہیں بلکہ درحقیقت کامیاب وہ ہے جو خدا کے آخری فیصلے میں کامیاب ہو اور ناکام وہ ہے جو وہاں ناکام ہو۔

آخرت کی ہولناکی اور اس سے نجات کا ذریعہ ارشاد نبوی ؐ کے الفاظ میں سُنیے:

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَ صَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهٗ وَ اَصْغٰى سَمْعَهٗ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ ۔ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

کہ میں عیش و آرام کی زندگی کیسے گزار سکتا ہوں جبکہ حال یہ ہے کہ فرشتہ اسرافیل صور منہ میں لئے کان لگائے پیشانی جھکائے انتظار کر رہا ہے کہ صور پھونکنے کا کب حکم ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا اے رسول خدا! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ پڑھتے رہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی اللہ ہم کو بس ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

ریت میں کندن کی طرح یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جس انسان کا آخرت پر پختہ ایمان ہو اس کا اخلاقی طرز عمل بلکہ وہ پورے عملی میدان میں سوچ سوچ کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھے گا۔ اور ایسی سمت کا ہی رُخ کرے گا جس کی نشان دہی کتاب اللہ اور سنّت رسولؐ میں ہو گی۔ نیز وہ آخرت کے اس معیاری امتحان میں ہونے والے پانچ سوالات کے جوابات کی تیاری کرے گا۔ جو اسے دربار ایزدی میں قدم ہلانے سے پہلے ہی دینے ہوں گے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ

قیامت کے دن ابن آدم کے قدم (خدا کے سامنے حساب دیتے وقت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَ	سر کنے نہ پائیں گے یہاں تک وہ جواب
عَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَ	دے کہ عمر کس کام میں صرف کی، جوانی
عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ	کہاں ختم کی، مال کیسے کمایا، مال کہاں
فِيْمَا اَنْفَقَهُ وَ	خرچ کیا اور حصولِ علم کے بعد
مَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ ۔	عمل کیا کیا ۔

فکرِ آخرت کی تربیت کے ذرائع

فکر آخرت کی تربیت کے بھی دو ہی طریقے ہیں جن کا ذکر تعلق باللہ کے استحکام میں ہو چکا ہے یعنی فکری اور عملی ۔

فکری ذرائع تدبر قرآن : انسان صرف اٰمَنْتُ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (قول) پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ قرآن کو تذکر و تدبر کے لئے پڑھے ۔ جیسے ارشادِ خداوندی ہے :۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۔	کیا وہ قرآن حکیم میں غور نہیں کرتے ؟

(حالانکہ قرآن کا یہی مقصد ہے) اور پھر تلاوت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کے پیش کردہ مناظر آخرت پر اس طرح نگاہ ڈالے کہ انسان ان تصورات میں گم ہو جائے اور اپنے آپ کو وہاں پہنچا ہوا تصور کرے بس اتنی ہی کسر سمجھے کہ اگر دنیا کا یہ دھندلا سا پردہ سامنے سے ہٹ جائے تو سب کچھ آنکھوں سے دیکھ لوں ۔ اسی مضمون کو رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح بیان فرمایا کہ :۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر کوئی شخص قیامت کے دن کو اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَاَنَّهٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَءْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ .... اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ... اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ .... | آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے وہ ان تیسویں پارہ کی سورتوں کو پڑھے

٭ ٭ ٭

۳۔ مطالعہ حدیث نبوی: اس ذہنی کیفیت کو مزید تقویت مطالعہ حدیث سے بھی حاصل ہوتی ہے بالخصوص وہ ابواب جن میں مناظر آخرت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ مثلاً قبر کی جزا و سزا۔ دوبارہ اٹھنے کے حالات۔ حشر و نشر کے واقعات وغیر ذالک۔

نیز سیرت رسولؐ اور سیر صحابہؓ پر نظر رکھی جائے جو باوجود اس کے کہ انھیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تھی لیکن پھر بھی فکر آخرت کی یہ حالت ہوتی کہ خدا سے دعائیں کرتے کہ اے اللہ مجھے ایک پرندہ بنا دے جسے دنیا میں عیش و سکون ہے اور اُسے آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ کبھی تنکا اور کبھی درخت ہونے کی آرزو کرتے۔

www.kitabosunnat.com

زیارتِ قبور: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ۔ | اے لوگو! میں تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے روکتا تھا پس اب تم زیارت کیا کرو۔ کیونکہ قبریں موت کو یاد کرواتی ہیں۔

مذکورہ حدیث میں قبروں کی زیارت کا فلسفہ و مقصد بیان کیا گیا ہے پس صد افسوس اس پر ہے کہ آج عقل و علم کے اندھوں نے قبروں کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے مراکز سمجھ لیا اور اصلی مقصد کو طاق نسیاں میں رکھ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں اگر زیارتِ قبور میں بالخصوص ان بادشاہوں کی قبروں کو دیکھا جائے جن پر وہ حاجب و دربان نظر نہیں آتے جو ان کی زندگی کے محافظ بنے ہوئے تھے۔ تو نگاہ عبرت کو مزید تقویت پہنچے گی۔

عملی طریقہ

صحیح راستہ کا انتخاب: انسان کی عملی زندگی میں ایسے دو راہے ملتے ہیں جن میں ایک پر چلنا دنیا کا تقاضا ہوتا ہے۔ اور دوسرے پر چلنا آخرت کا مطالبہ ہوتا ہے تو اس موقعہ پر انسان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ نفس امّارہ (برائی کی طرف لے جانے والا نفس) کو ٹھکرا کر نفس لوّامہ (برائی سے ملامت کرنے والا نفس) کی اطاعت کرے۔ اسی چیز کا مطالبہ آخرت کی زندگی کرتی ہے۔

محاسبہ نفس: دوسری چیز یہ ہے کہ انسان خلوت اور یکسوئی کی کیفیت میں اپنے چھ فٹ قد پر نظر دوڑائے اور سوچے کیا یہ جسم جسے اللہ تعالیٰ نے پانی کے دو بدبودار قطروں سے بنایا اور اسے بے شمار انعامات سے حسین و جمیل بنایا گیا اس کا کوئی عضو حقوق اللہ کی ادائیگی سے کوتاہ تو نہیں؟ اگر کوئی کمی ہے تو اسے پورا کرنے کی فکر کرے۔ تاکہ روزِ آخرت کی جواب دہی سے قبل ہی مکمل تیاری ہو جائے۔

یہ سب چیزیں فکرِ آخرت کی تربیت میں ممد و معاون ہیں بشرطیکہ دل و دماغ کے برتن کو سیدھا رکھا جائے۔ اگر ظرف کا منہ ہی بند ہو تو ہزاروں بارشیں بھی اس کے لئے بے سود ثابت ہوں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعمیر سیرت کے لئے چند مطلوبہ

اخلاقی خوبیاں

۱۔ خوش خلقی

حسنِ اخلاق خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام ہے۔ اس سے آپ حسنِ اخلاق کے دائرے کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد خداوندی ہے کہ

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ○	خوش کلامی سے جواب دے دینا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد دکھ پہنچایا جائے اور اللہ

لاپرواہ اور تحمل والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کی تعریف فرماتے ہوئے کہا

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ	حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو۔

نیز آپؐ نے فرمایا لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آیا کرو۔ کیونکہ قیامت کے دن مومن کے اعمال کے ترازو میں کوئی چیز خوش خلقی سے وزنی نہیں ہوگی۔

"خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے تودے کو پگھلا دیتا ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عفو

عفو کے لغوی معنی معاف کرنے اور درگزر کرنے کے ہیں۔ یہ ایک بلند پایہ صفت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ غلطیوں اور کوتاہیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے اس کی سزا نہ دینا اور انتقام نہ لینا ـــــ عفو اللہ کی صفت ہے فرمایا وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ اور وہ برائیوں کو معاف کرتا ہے اور رسول کی صفت ہے۔ جیسے سورۃ اعراف میں فرمایا

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ۔	اے نبی! درگذر کی صفت اپنایئے نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے

عفو ایک ایسی صفت ہے جس کا وجود لازمی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر حقوق العباد کی ادائیگی ناممکن ہے۔ نیز معاشرہ میں شفقت و محبت اور رحم کی فضا کا قیام اسی صفت پر مبنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے باہمت انسان کی تعریف میں فرمایا:

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (شوریٰ)	جو شخص صبر کرے اور بخشش سے کام لے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت والوں میں ہے

عفو کے فوائد: ۱۔ انسان ندامت و پریشانی سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ معاف کرنے والے کو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ قصوروار کو ندامت کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ آئندہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

۴۔ مجرم کے دل میں جذبہ عزت و احترام پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ معاف کرنے والے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنکساری

انکساری کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو سب سے کمترین اور ہیچ سمجھے یعنی فخر و تکبّر میں آ کر اپنے آپ کو بڑا نہ ظاہر کرے۔

انکساری ایک ایسا وصف ہے جس سے انسان درجاتِ کمال تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اور حقیقتاً لوگوں میں نمایاں مقام حاصل کر سکتا ہے۔

اس مٹی کے پتلے کو سوچنا چاہیے کہ یہ سب ان گنت انعامات اللہ تعالےٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں۔ یہ جسمانی قوتیں اور صلاحیتیں خداداد ہیں حتّٰی کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ اُسی کی ملکیت میں ہے تو فخر و تکبّر کس بات پر کیا جائے۔

جس شخص میں انکساری کی یہ صفت نہ ہو۔ بلکہ تکبّر کی بُو پائی جائے تو وہ نظرِ خدا میں مغضوب ہے۔ کیونکہ حدیث میں خدا تعالےٰ نے فرمایا "اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ" یعنی تکبّر صرف میری ہی چادر ہے۔

قرآنِ حکیم حضرت لقمان کی نصیحت (جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی) ذکر کرتا ہے

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (لقمان)	اے بیٹا زمین پر تکبّر سے مت چلنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا کہ

لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا	اللہ تعالےٰ روزِ قیامت کو اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبّر سے

چادر کو ٹخنوں سے نیچے رکھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں اِسقدر انکساری تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے آپ کو تنکے سے بھی کم سمجھتے۔

ایفائے عہد

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔	یعنی اے ایمان والو! وعدوں کو پورا کرو۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ وَ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ ۔	جس میں امانت نہیں اسمیں ایمان نہیں اور جس میں وعدہ پورا کرنے کی صفت نہیں اسمیں دین کی بو نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں فرمائی ہیں

جھوٹ بولنا ____ امانت میں خیانت کرنا ____ وعدے کو پورا نہ کرنا

اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ جو شخص وعدہ پورا نہیں کرتا وہ منافق کی صفت رکھتا ہے۔

ایفائے عہد کے فوائد:

۱ ____ ایفائے عہد سے اخلاقی بلندی ہوتی ہے۔

۲ ____ وعدہ خلافی کرنے والے سے لوگوں کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔

۳ ____ مستقل وعدہ خلافی کرنیوالا لوگوں کی نگاہوں میں گر جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی اوصاف

سلام

ہر معاشرے میں کچھ ایسے دعائیہ کلمے مخصوص ہوتے ہیں جو معاشرے کے افراد آپس میں ملتے جلتے وقت ابتدائی تعارف، اظہار محبت، علامت اخوت و مودت اور فکر و عقیدہ کے ایک ہونے کی علامت کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں جن کی معاشرتی تعلقات کے لحاظ سے بڑی اہمیت ہوتی ہے اس لئے کہ مختلف رنگ وطبیعت اور بے گانگ لوگ ان کے واسطے اجنبیت کو ختم کر کے اس طرح جڑ جاتے ہیں جیسے ایک مشینری کے پرزے ہیں۔

اس سلسلے میں اسلام بھی ہمیں وہ پاکیزہ کلمات سکھاتا ہے جس سے ہم اخوت و محبت کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ مثلاً اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَیَّاكَ اللّٰہ ۔ اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا

ان کلمات میں السلام علیکم ایک جامع کلمہ ہے۔ جو اپنے اندر معنی کا خزانہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو اسلامی شعار کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ اور تاکید فرما دی ہے۔ کہ مسلمان آپس میں جب بھی ملیں تو دونوں اس کلمے کو ضرور دہرائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو اَلسَّلامُ علیکم کہیں۔ مصافحہ کریں، خدا کی تعریف کریں اور اس سے بخشش مانگیں تو انھیں بخش دیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (النساء)	اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بھی بہتر جواب دو یا کم از کم اُنہی الفاظ کو لوٹا دو۔

بہتر جواب دینے کے لئے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کا اضافہ کر لینا چاہیے۔ اس لئے کہ فرمانِ رسولؐ ہے کہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ سے دس اور وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سے بیس اور وَبَرَکَاتُہٗ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ سلام کہنے والے کو بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا۔ اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا	تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایماندار نہ بن جاؤ اور ایمان دار اس وقت تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ۔ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ۔	نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا تم کو ایک نسخہ

نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت ہو جائے اور وہ یہ کہ تم ایک دوسرے کو سلام کیا کرو۔

بوقت ملاقات سلام میں ایک دوسرے سے سبقت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔ جس کے ذمہ دار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کہ

اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ ؛	پہلے السلام علیکم کہنے والے میں تکبر نہیں ہوتا۔

نیز یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ جسے سلام کہیں آپ کا رشتہ دار یا دوست ہی ہو بلکہ اگر اجنبی بھی ہے تو اسے بھی سلام کہا جائے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپؐ سے سوال کیا کہ اسلام میں بہترین عمل کیا ہے تو جواباً فرمایا

تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۔ (بخاری ومسلم)	کھانا کھلانے اور دوست واجنبی پر سلام کہنے کا عمل سب سے افضل عمل ہے۔

مصافحہ کرنا بھی سنت ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مصافحہ کیا کرو۔ مسلمان آپس میں ملیں تو سلام کے بعد مصافحہ کرنے سے ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے موسمِ خزاں میں درختوں کے پتے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معانقہ بھی شدّتِ محبت و فرحت کا اظہار ہوتا ہے۔ معانقہ کے ساتھ پیشانی کا بوسہ بھی مسنون ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام حضرت زید بن حارثہؓ جب مدینہ سے تشریف لائے اور آپؐ کے گھر داخل ہوئے تو آپ بڑی محبت سے اُٹھے اور فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ یعنی آپؐ نے اُس سے معانقہ بھی کیا اور پیشانی کو چوما۔

نیز ابوداوُد کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے جعفرؓ بن ابوطالب سے جب ملاقات کی تو اس سے معانقہ بھی کیا اور پیشانی بھی چومی۔

سلام کے آداب

۱۔ سلام کہتے وقت چہرے پر بشاشت اور مسکراہٹ ہو۔

۲۔ سلام کہتے ہوئے الفاظ واضح اور صاف صاف ہوں۔

۳۔ مصافحہ یا معانقہ کرتے ہوئے چھوڑنے میں پہل نہ کریں جب تک دوسرا نہ چھوڑ دے۔

۴۔ آنے والے بیٹھنے والوں کو، سوار پیدل چلنے والے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔

۵۔ غائبانہ سلام بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔

۶۔ عورتوں کو بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔

۷۔ اگر کوئی کسی کی طرف سے سلام کہے تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ کہنا چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام کے فوائد

۱۔ خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۲۔ سلام نزولِ برکات کا باعث ہے۔ تبھی تو آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت سلام کہا کرو۔

۳۔ مسلمان کے عمل نامہ میں تیس ۳۰ نیکیوں کا اضافہ ہوتا ہے۔

۴۔ سلام سے جذبۂ خیر خواہی ابھرتا ہے۔

۵۔ سلام سے باہمی تعارف ہوتا ہے۔

۶۔ سلام سے ایک دوسرے کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ پہلے سلام کہنے سے کینہ، بغض اور تکبّر کی میل اتر جاتی ہے۔

الغرض یہ سلام اور جوابِ سلام کا معاملہ کوئی رسمی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ اسلامی معاشرہ میں یہ وصل و صل کی بنیاد ہے۔ اس وجہ سے قرآن واحادیث نے بڑی اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخوّت

اخوّت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس کا تقاضا نوع انسانی کے حقوق کو عموماً اور ہر مسلمان بھائی کے حقوق کو خصوصاً ادا کرنے پر اکساتا ہے۔ اخوّت کے معنی بھائی چارہ کے ہیں۔ اخوّت کی دو قسمیں ہیں ایک خون کا بھائی اس اخوّت میں بھائی کا حق ہر لحاظ سے مسلّم ہوتا ہے۔ اور ہر ایک بھائی ایک دوسرے کی امداد و نصرت کا بچپن سے عادی ہوتا ہے۔ اخوّت کی دوسری قسم وہ ہے جس کی بنیاد مذہب و عقیدہ پر ہے اس اخوّت کا دائرہ پہلی قسم سے زیادہ وسیع ہے۔ ہم اسی اخوّت پر قدرے تفصیلی گفت گو کریں گے۔

مذہب اسلام ہر قسم کی اونچ نیچ کو ختم کرتا ہے۔ اور سب کو بھائی بھائی ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب لوگ اسلام کے دامن میں آئے۔ تو انہیں بھائی بھائی بنا کر اخوّت کی لڑی میں منسلک کر دیا۔ اور تمام صدیوں پرانی عداوتوں کو ختم کر دیا۔ قرآن حکیم اسی نقشہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچتا ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا ؛	تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جب تم باہم دشمن تھے اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور اسکی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن گئے

اس آیت نے اخوت کا یہ مفہوم بتایا ہے۔ کہ اسلام کی خاطر ساری دشمنی ختم کر کے بھائی بھائی بن جانے کا نام اسلامی اخوت ہے۔ نیز یہ اللہ تعالےٰ کا عظیم احسان ہے۔

اہمیت مذکورہ آیت نے اسلامی برادری اور اسلامی اخوت کی حقیقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا ہے یہی نہیں بلکہ قرآن پاک کی کئی ایک آیات میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (حجرات) | تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔

پس اسلامی برادری میں کوئی امتیاز نہیں جو بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے وہ تمام مسلمانوں کا بھائی ہے۔ ہاں اگر اسے امتیازی حیثیت مل سکتی ہے۔ تو اس کے لئے بھی ایک دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ صرف اور صرف تقویٰ کا دروازہ ہے۔ جو بھی اس میں داخل ہو جائے گا وہ دوسروں سے ممتاز اور اعلیٰ ہو جائے گا۔ جیسے ارشاد فرمایا :۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ | بے شک تم میں سے خدا تعالےٰ کے ہاں بہت معزز متقی آدمی ہے۔

ہاں اخوت کی بنیاد انفرادی حسنِ اخلاق پر ہے یعنی ہر ایک دوسرے بھائی کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ یقین کر لیجئے خالق کی خوشنودی اور مخلوق میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے اخلاق سب سے بڑا، سب سے بہتر اور سب سے زیادہ آسان ذریعہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد ارشاد فرمایا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ یعنی میں اس لئے آیا ہوں کہ بہترین اخلاق کی تکمیل کر جاؤں۔ نیز آپ نے ہمیں بھی تاکیداً فرمادیا اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا یعنی پکے اور سچے ایماندار وہ ہیں جو حُسنِ اخلاق کی دولت رکھتے ہیں۔

الغرض اسلامی اخوت کی فضا کے قیام کے لئے ہر ایک کے پاس حسنِ اخلاق کی پونجی کا ہونا ناگزیر ہے۔ ورنہ اسلامی اخوت کے بغیر اسلامی معاشرت کی زندگی خطرے میں ہے۔ اقبالؒ نے خوب کہا

جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آئی نہیں
اُس چمن میں کوئی لُطفِ نغمہ پیرائی نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمان کی تشریح مندرج ذیل الفاظ میں فرمائی۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو سلامتی ہو۔

اور کبھی فرمایا

اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ	مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

اسلام اخوت کو زبان اور کلام تک ہی محدود نہیں رکھتا بلکہ صحیح معنوں میں ایک دوسرے کے معاون، خیر خواہ اور محافظ بناتا ہے۔ نبی کریمؐ نے مسلمانوں کی باہمی رحمت و شفقت کو ایک جسم کے ساتھ تشبیہ دی۔ الفاظ ملاحظہ ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى (بخاری مسلم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تم مومنوں کو رحم، محبت، مہربانی میں اس طرح دیکھو گے جیسے ایک جسم ہے کہ ایک عضو کے درد کرنے سے سارا جسم بے چین اور تکلیف زدہ ہوتا ہے۔

اور کبھی ایک دیوار کے ساتھ تشبیہ دے کر اپنے دعوے کو واضح فرمایا ارشاد ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ (بخاری و مسلم)

مومن، مومن کے لئے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت بخشتا ہے۔ پھر آپؐ نے تشبیک دی۔

اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے درمیان اتفاق و محبت اور اتحاد چاہتا ہے اور یہ سب کچھ اخوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اختلاف، انتشار اور فتنہ بہت زیادہ ناپسند ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انتشار و افتراق مسلمانوں کے اندر پیدا ہوا اسی وقت وہ ذلیل و خوار ہوئے۔ اور جب تک اتحاد قائم رہا۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں متزلزل نہ کر سکی۔ چنانچہ اس کی تصویر بدر و حنین کے میدان میں دیکھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں جسقدر باہمی محبت و اُلفت اور اسلامی اخوّت کا جذبہ تھا ۔ تاریخ اس قسم کی اخوّت و برادری کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے انصار و مہاجر نے اسلامی اخوّت کا جو نقشہ پیش کیا ۔ وہ اپنی مثال آپ ہے ۔ اسلامی اخوّت کی ایک مثال تفصیلاً پیش کی جاتی ہے حضرت ابو جہم بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا اور ساتھ ہی پانی کا مشکیزہ بھی اٹھالیا : تاکہ وہ اگر زخمی ہوں تو پانی پلا سکوں ۔ چنانچہ بسیار تلاش کے بعد ایک جگہ زخموں سے چوُر نظر آئے ۔ میں نے بھاگ کر پانی پیش کیا ۔ انہوں نے پیالے کو ابھی ہونٹوں کے ساتھ لگایا ہی تھا کہ ایک دوسرے زخمی بھائی نے پانی مانگا ۔ میرے بھائی نے پانی کا پیالہ لبوں سے ہٹا دیا ۔ اور اس بھائی کی طرف جانے کا اشارہ کیا ۔ میں نے جب اسے پانی پیش کیا تو میرے پاس ہی سے تیسرے زخمی مسلمان کی آواز آئی جو کہ پانی کے لئے ترس رہا تھا ۔ حضرت ہشامؓ نے مجھے اُن کے پاس جانے کا اشارہ کیا ۔ میں جب پانی لے کر اس کے قریب پہنچا تو وہ دم توڑ چکا تھا ۔ بھاگ کر حضرت ہشامؓ کے پاس آیا تو ان کی رُوح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی ۔ میں جلدی جلدی اپنے بھائی کے پاس گیا تو وہ بھی جام شہادت نوش کر چکا تھا ۔

اسلامی اخوت کے لوازمات

جذبہ ایثار : اسلامی اخوّت کا پہلا لازمہ یہ ہے کہ اس سے لوگوں میں ایثار و قربانی کی صفت پیدا ہو ۔ اور بخل و کنجوسی سے اپنے دامن کو صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا جائے ۔ قرآن مجید اس صفت کا یوں تذکرہ فرماتا ہے۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر)	وہ انہیں (مہاجروں کو) اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود تنگی میں ہی کیوں نہ ہوں ۔

اگر ایثار کی صفت پیدا نہ ہو تو اخوت پوری طرح پیدا نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے یہ صفت نہایت ہی اہم ہے ۔ اخوت و محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر بھی عمل کیا جائے ۔ کہ

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ : (مشکوٰۃ)	اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۲ ۔ **امداد و تعاون** : اسلامی اخوت کی فضا کو قائم رکھنے کے لئے دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی ہر لحاظ سے امداد کی جائے ۔ اس کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہوا جائے ۔ اس کی مشکلات اور مسائل کو احسن انداز سے حل کیا جائے ۔

اسلام نے زکوٰۃ و صدقات کی اسی لئے تاکید فرمائی ہے کہ اسمیں غرباء کا فائدہ بھی ہے ۔ اور باہمی مودت و محبت کا سبب بھی ہے ۔

نیز روحانی اعانت بھی کی جائے یعنی نیکی کی تلقین اور برائی سے روکا جائے اس سے اس کی عاقبت کے سنورنے کا امکان ہے ۔ حضورؐ کا ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً۔ | " اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم "۔ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے بچایا جائے۔

۳۔ خیر خواہی : اسلامی اخوّت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے۔ کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا خیر خواہ ہو۔ خیر خواہی اتنی اہم چیز ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرامؓ سے نماز و روزہ، زکوٰۃ اور خیر خواہی کی بیعت لیتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ" یعنی دین سراسر خیر خواہی ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا کفر ہے۔

۴۔ رحمدلی : اسلامی اخوّت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان آپس میں اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ | کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرمی کا انداز پیدا کریں۔ اور بغض و کینہ، حسد و بخل کو ختم کریں اور ایک جسم کی طرح بن جائیں جس کے ایک حصّے میں درد سارے جسم کی بے چینی کا سبب بن جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم\
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اسلامی معاشرہ کی یہ امتیازی صفت ہے جو دوسرے معاشروں پر اس کی فضیلت ثابت کرتی ہے۔

۵۔ پردہ پوشی : دین حق نے ہر مسلمان پر یہ فریضہ عائد کیا ہے کہ وہ دوسروں کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہو۔ اس کے پیچیدہ مسائل کو حل کرے نیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان میں کوئی نقص یا عیب ہو تو اس پر پردہ پوشی کر کے احسن انداز سے اصلاح کرے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ | مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے۔

وہ اس کی مصیبت کے وقت کام آتا ہے۔ اور اس کو بربادی سے بچاتا ہے۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ

۱ ــــ آئینہ کی طرح جتنا نقص ہو اتنا ہی بتائے۔ ورنہ بہتان ہوگا جس کی سزا کوڑے ہیں۔

۲ ــــ آئینہ کی طرح جب مسلمان سامنے ہو تب نقص بتائے۔ ورنہ غیبت ہوگی جو حرام ہے۔

۳ ــــ خاموشی کے ساتھ داغ دھبے کی اطلاع دے۔

۴ ــــ خود آئینہ کی طرح صاف دل رکھتا ہو۔

۵ ــــ دوسروں میں تشہیر نہ کرے بلکہ جسمیں نقص ہو اسی کو بتائے۔

★ــــ مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

۱۔ جب ملے اسے السلام علیکم کہے۔

۲۔ جب دعوت دے تو قبول کرے۔

۳۔ جب تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرے۔

۴۔ جب چھینک آئے تو یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔

۵۔ جب بیمار ہو جائے تو اس کی تیمار داری کرے۔

۶۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ

تبلیغ کے معنی پیغام پہنچانے کے ہیں لیکن اسلام میں اس کا مطلب نیک کاموں کا حکم کرنا اور بُرے کاموں سے روکنا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانا۔ تاکہ لوگ جہالت و گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر آجائیں۔

ضرورت و اہمیت

تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت واضح ہے اگر دینِ اسلام کی تبلیغ نہ ہوتی تو اسلام دنیا کے کونے کونے میں نہ پہنچتا۔ بلکہ مکہ و مدینہ میں ہی رہتا۔

اس سلسلے میں بے شمار آیات اور احادیث ہیں جن سے تبلیغ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ہم ان میں سے چند ایک کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ (مدثر)	اے چادر اوڑھنے والے! اٹھ اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرا۔
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ۔ (مائدہ)	جو چیز آپ پر اتاری گئی ہے اسے دوسروں تک پہنچا دیجیے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً۔ (بخاری شریف)	اے مسلمانو! اگر تم کو (دین کی) ایک بات ہی یاد ہو تو دوسروں تک پہنچا دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئاً فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ (ترمذی)

حضورؐ نے فرمایا، اللہ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سُنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچادیا۔

پس امّت مسلمہ پر انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ ایمان واسلام کی تعلیمات کو حاصل کر کے عوام الناس میں تبلیغ کریں ایک مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ...

تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس گروہ سے ہر وہ مسلمان منسلک ہے۔ جسے دینِ اسلام سے تھوڑی بہت واقفیت ہو۔ استثناً کی کوئی گنجائش نہیں۔

آج کل کے مسلمانوں نے یہی سمجھ رکھا ہے کہ تبلیغ صرف مسجد میں ہی ہونی چاہیے۔ مزید برآں اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے علماء ہی ذمہ دار ہیں۔ وہ کریں یا نہ کریں۔ ہمارا اس کام سے کوئی تعلق نہیں۔

اگر یہ لوگ تھوڑی سی توجہ اور تھوڑا سا وقت کتاب وسنّت کی ورق گردانی میں صرف کر لیتے تو معلوم ہو جاتا۔ کہ ہر وہ شخص جس کے سامنے بُرا کام ہو رہا ہو۔ اور وہ اس کو روکنے کی طاقت رکھتا ہو۔ یا روکنے کے اسباب پیدا کر سکتا ہو۔ تو اس پر واجب ہے کہ ہر صورت منع کرے۔

=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن و حدیث میں ہر مسلمان پر حسب قدر اہتمام سے دوسروں کو تبلیغ اور دعوت دینے کا ذکر ہوا ہے مندرجہ ذیل آیت سے بھی بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔	اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ اور کہے کہ میں مسلم (فرمانبردار) ہوں۔

اس سے مستزاد یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔ یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ وَدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ (اللہ کی طرف بلانے والا) جیسے الفاظ سے مخاطب فرمایا۔ اور اس فریضہ کی تکمیل کی طرف توجہ دلائی۔

آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ کا دور آیا تو مختلف فتنے رونما ہوئے جھوٹے مدعیانِ نبوت اُٹھے۔ منکرین زکوٰۃ کا مسئلہ پیدا ہوا۔ بعض مسلمان حلقۂ مرتدین میں داخل ہونے لگے۔ تو غیورِ اسلام حضرت ابوبکر صدیقؓ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کا مصداق بنتے ہوئے تلوار نکال لیتے ہیں اور فرماتے ہیں اے لوگو! ۔ صدیق کی تلوار اُس وقت تک میان میں نہیں جا سکتی جب تک قوانینِ اسلام کا مکمل نفاذ نہیں ہو جاتا۔

قرآن مجید کا ہر لفظ، حدیث مصطفےٰؐ کا ہر جملہ، سیرت النبیؐ کا ہر پہلو کھلے الفاظ میں ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے۔ کہ اگر مسلمان آخرت کی پرسکون زندگی کا طالب ہے تو وہ دولتِ قرآن و حدیث کو حاصل کر کے دوسرے بھائیوں میں تقسیم کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کے اصول

اسلام نے تبلیغ کے اصول بھی بتائے ہیں جنہیں اگر ملحوظ خاطر رکھا جائے تو تمام فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ورنہ مقصدِ تبلیغ حاصل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں تین اصولوں کو یکجا بیان کر دیا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (نحل)	تم دانش مندی، موعظہ حسنہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہتر طریقہ کے ساتھ بحث کرو۔

۱۔ **حکمت و دانشمندی**: اسلامی تبلیغ کا یہ پہلا اصول ہے کہ حکمت و دانشمندی سے تبلیغ کی جائے یعنی مبلغ انسانی نفسیات کی سمجھ رکھتا ہو لوگوں کے اذہان کو اپنی دعوت سے متاثر کرنے اور اُن کو اپنے عظیم مقصد کے لئے استعمال کرنے کے طریقوں سے واقف ہو۔ مزاج و مرض کی صحیح اور مطابق تشخیص کر سکتا ہو تاکہ ایک ہی دوائی سب کے حلق میں اتار نے والا نہ ہو۔ فریق مخالف کو مؤثر انداز میں نیکی و بدی کی حقیقت سے آگاہ کرے۔ اور ایسی باتیں کرے جو سب کے اذہان کو اپیل کرنے والی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ سامعین تو سیدھے سادے ہوں اور مبلغ صاحب منطق و فلسفہ کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔

۲۔ **موعظہ حسنہ**: تبلیغ کا دوسرا اصول یہ ہے کہ تبلیغ دل نشین دلائل سے بھرپور ہو۔ انداز میں نرمی اور خیر خواہی ہو۔ عمدہ طریقے سے تبلیغ اچھے نتائج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتی ہے۔

۳۔ جذباتی رَدّ سے گریز ، جذباتی رَدّ سے گریز کا مطلب یہ ہے کہ مخالفین اور معترضین کے اعتراضات سے بے قابو نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ مسکراہٹ و بشاشت کے چہرے سے صاف صاف اور بادلائل جوابات دے کر مطمئن کرنا چاہیے کیونکہ ممکن ہے۔ کہ اس سے آپ کے مخالف خیالات رکھنے والا صحیح رُخ اختیار کر لے ۔ اگر سختی اور شدّت کا سا انداز ہو تو ممکن ہے کہ اعتراض کرنے والا ضد اور ہٹ دھرمی پر اُتر آئے تب چہ جائیکہ آپ کی بات تسلیم کرے ۔ اسے سُننا بھی گوارا نہیں کرے گا ۔ ہاں البتہ مبلغ میں یہ صفت ہو کہ ہر ایک کی سختی و درشتی برداشت کرے اور اسے دل میں جگہ نہ دے۔

۴۔ تدریج : تبلیغ کا ایک اصول یہ بھی ہے۔ کہ شریعت کے احکامات آہستہ آہستہ دل میں اتارے جائیں ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ سب احکامات ایک ہی دفعہ بتا دیئے جائیں اور وہ بیچارا اس قدر بوجھ محسوس کرنے لگے کہ اس کا متحمل ہی نہ ہو سکے ۔

مثلاً تبلیغ میں پہلے توحید کے اسباق دیئے جائیں ۔ پھر رسالت کے موضوع پر واقفیت کرائی جائے ۔ ازیں بعد عبادات کی تلقین کی جائے ۔ اس درجہ بدرجہ تعلیم کو آسانی سے قبول کیا جا سکتا ہے ۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو فرمایا

تم یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس جاؤ گے تو انھیں پہلے اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جب وہ یہ مان لیں تو ان کو یہ بتاؤ کہ خدا نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور جب وہ یہ بھی مان لیں تو اُن کو بتاؤ کہ خدا نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے۔

(سیرت النبی جلد چہارم صفحہ ۳۵۵)

مبلغ کیلئے شرائط

مبلغ دین کے لیے ان شرائط و خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جن سے اپنی دعوت کو احسن طریقے سے پیش کر سکے۔ اور تبلیغ بھی مؤثر ترین ثابت ہو۔ اور ان خصوصیات کی ہی بدولت کٹھن معاملات میں اس کے پائے ثبات میں تنزلزل نہ آنے پائے۔

عالم باعمل ہو: قرآن و حدیث میں پوری نظر رکھتا ہو۔ یا کم از کم بنیادی تعلیمات سے پوری طرح واقف ہو اور حق و باطل میں امتیاز کر سکتا ہو۔

لیکن علم کے ساتھ ساتھ عمل کا چولی دامن کا تعلق ہے جیسے فرمایا گیا ہے "علم عمل کے بغیر وبال ہے۔ اور عمل علم کے بغیر جہالت و گمراہی ہے"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی معراج کی رات دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا یہ آپؐ کی امت کے خطیب ہیں۔ یہ لوگوں کو نیکی اور تقوےٰ کی تلقین کرتے تھے لیکن اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مبلغ کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اُسے پابند شریعت اور عالم باعمل ہونا چاہیے۔

متعصب نہ ہو : حصولِ مقصد کے لئے یہ صفت نہایت ہی رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

حق گو ہو : ہر معترض کی سختی اور درشتی کا خیال نہ کرے۔ اور حق بات ہر صورت اور ہر موقعہ پر سُنا دے۔

مخلص ہو : اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (میری مزدوری و محنت خدا تعالیٰ سے ہے) کا جذبہ لیکر ذاتی اغراض کو نظر انداز کر دے۔ انشاء اللہ تائید الٰہی ضرور شامل حال ہوگی اور کامیابی کے دروازے کھل جائیں گے۔

صابر ہو : تبلیغ دین کے میدان میں اگر پھولوں کی سیج کی بجائے مشکلات و مصائب کے کانٹوں کو روندنا پڑتا ہے۔ سختی درشتی برداشت کرنی پڑتی ہے تو اس موقعہ پر مبلّغ کے لئے ضروری ہے کہ طائف و مکّہ کے مبلّغ کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے محبّت و الفت، مسکراہٹ و بشاشت سے جواب دے۔

تبلیغی جماعت :

قرآن و حدیث کی دعوت کا اصل لُبِ لباب اتحاد و اتفاق ہے اس لئے اسے مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کبھی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (اللہ کی رسّی (کتاب اللہ) کو مضبوطی سے پکڑو (عمل کرو)) کے الفاظ فرمائے کبھی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔) کے الفاظ سے نصیحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کبھی ایک جسم کی مثال دی اور کبھی ایک دیوار کے ساتھ تشبیہ دے کر اپنے مدعا کو واضح فرمایا۔ ایک جگہ پر تو صاف ہی فرما دیا۔

لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِاَمَارَةٍ وَلَا اِمَارَةَ اِلَّا بِاطَاعَةٍ۔	اسلام بغیر جماعت کے اور جماعت بغیر امیر کے اور امیر بغیر اطاعت کے نہیں بن سکتا۔

الغرض اسلام ہر لحاظ سے مسلمانوں کو ایک مضبوط تنظیم کی شکل میں دیکھنا چاہتا ہے بالخصوص جب تبلیغی میدان ہو۔ تو اس وقت جماعت کا التزام نہایت ہی ضروری ہے۔ بلکہ قرآن نے خصوصی تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (آل عمران)	تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دے، اور برائی سے روکے۔

اور امت مسلمہ کو فقط اسی وجہ سے فوقیت اور برتری حاصل ہے کہ یہ نیکی کا حکم کرتی۔ اور برائی سے روکتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)	تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس جماعت سے ہی وہ مقاصد حاصل ہوتے ہیں جو انفرادی دعوت سے کبھی بھی نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مبلغ بلا عمل

۱ ــــ جہنم کے بدترین ٹھکانے میں ہوگا۔ (ترمذی)

۲ ــــ اس کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جائے گا (مشکوٰۃ)

۳ ــــ جب اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی۔ (بخاری)

۴ ــــ اسے جنت کی ہوا بھی نہیں آئے گی (ابو داؤد)

۵ ــــ اس کی تبلیغ میں اثر رسوخ نہیں ہوگا بلکہ لوگ متنفر ہوں گے۔

لیکن

مبلغِ باعمل

۱ ــــ سب لوگوں سے بلند اور نبیوں سے نیچے ہوگا (دارمی)

۲ ــــ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ کھول دیتے ہیں۔ (مسلم)

۳ ــــ فرشتوں اس کے قدموں کے نیچے اپنے نورانی پر بچھا دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۴ ــــ پانی میں مچھلیاں اس کے لئے دعائے بخشش مانگتی ہیں (ابو داؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ ـــــــ دنیا میں اس کی فضیلت دوسرے لوگوں پر ایسے ہے جیسے چاند کی ستاروں پر ہے۔

۶ ـــــــ اس کی تبلیغ میں وہ اثر و رسوخ ہو گا کہ لوگ تیوروں کو بدلنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین کا فہم عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیتیں اور ہمت عطا فرمائے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اقبال ؒ

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ ۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

کتبۂ محمد مصدق انصاری مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۲۰/۷/۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "